العصر ریسرچ جرنل

AL-ASR Research Journal

Publisher: Al-Asr Research Centre, Punjab Pakistan
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 03 (July-September) 2022
https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/index
HEC Category "Y"

Title Detail

Urdu/Arabic: وبائی مرض کرونا کے پاکستانی معاشرے پر اثرات اور مسائل (شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا تدارک)

English: The Impacts of Corona Epidemic on Pakistani Society (Social problems and their solutions in the light of Islamic Shariah)

Author Detail

1. Fakhira Tahseen
PhD Scholar GCWUS
Institute of Arabic & Islamic studies
GC Woman University Sialkot
Fakhrasohail77@gmail.com

2. Dr.Waleed khan
Lecturer Institute of Arabic & Islamic studies
GC Woman University Sialkot
waleedkhan764110.wk@gmail.com

Citation:
Fakhira Tahseen, and Dr. Waleed Khan. 2022. " وبائی مرض کرونا کے پاکستانی معاشرے پر اثرات اور مسائل (شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا تدارک): The Impacts of Corona Epidemic on Pakistani Society (Social Problems and Their Solutions in the Light of Islamic Shariah)". AL- ASAR Islamic Research Journal 2 (3). https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/article/view/33.

Copyright Notice:
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

وبائی مرض کرونا کے پاکستانی معاشرے پر اثرات اور مسائل
(شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا تدارک)

The Impacts of Corona Epidemic on Pakistani Society (Social problems and their solutions in the light of Islamic Shariah)

Fakhira Tahseen
PhD Scholar GCWUS
Institute of Arabic & Islamic studies
GC Woman University Sialkot
Fakhrasohail77@gmail.com
Dr.Waleed khan
Lecturer Institute of Arabic & Islamic studies
GC Woman University Sialkot
waleedkhan764110.wk@gmail.com

ABSTRACT
In the course of time, human life faces many challenges some of which are individual and others are collective in nature. Contagious diseases like plague, cholera, Spanish Flu, AIDS, Ebola Virus and, in the recent times, Corona virus have been an inseparable part of human history. Their impacts are also gigantic which disturb every person individually as well as collectively. Man has always been busy in finding solutions to all the challenges of life including the epidemics. Spreading from Wuhan province of China in December of 2019, Corona virus jolted the whole world leaving far reaching impacts on individual and social life of all the residents of the globe. The present research study looks at the religious, social, educational, political, and psychological effects of Corona virus epidemic on Pakistani society with the recommended solutions that are sought in the light of the teachings of Islamic Shariah. This study fathoms the impacts of the Novel Corona Virus on religious rituals (including infringement of Sharia regulations, ban on collective prayers and social distancing in the mosques, discontinuation of Hajj and Umrah), on social life (like divorce, suicide, and distancing), on educational system, on shrinking economic activities (giving rise to unemployment, inflation, and starvation) as well as on the political scenario (where the governments had to face the ordeals of governance). This epidemic also affected general mental health of the citizens.
The topic of the present study is significant as the variants of Corona virus are emerging regularly. Islam offers a complete code of life; therefore, it is always possible to consult Quran and Hadith for guidance. The present study tries to work

out solutions to the COVID-induced problems in the light of Islamic Shariah. Towards the end, the article will also put forth some suggestions and recommendations on what can be planned to keep the masses safe from the damages if COVID-19 or any other epidemic emerges in future. This article will use the descriptive analytical approach to carry out the research.

Key Words: Corona epidemic, Islamic Sharia, COVID-induced social problems, solutions, impacts

موضوع کا تعارف اور اہمیت

دین اسلام ایک جامع اور کامل مذہب ہے انسانی زندگی مختلف مراحل سے گزرتی ہے بعض اوقات انسان کو غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ حالات کبھی انفرادی اور شخصی نوعیت کے ہوتے ہیں اور کبھی اجتماعی اور عمومی صورت اختیار کرتے ہیں وبائی امراض کے اثرات بھی عمومی ہوتے ہیں جس سے معاشرے کا ہر فرد اور ہر شعبہ زندگی متاثر ہوتا ہے وبائی امراض تاریخ کا حصہ رہے ہیں جیسے طاعون، ہسپانوی فلو، ایشیائی فلو، سوائن فلو، ایڈز وغیرہ اور عصر حاضر میں کرونا وائرس بھی وبائی امراض کے زمرے میں آتا ہے جہاں تک افراد کا تعلق ہے وہ معاشرے کی اہم اکائی ہے انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے اگر افراد معاشرہ صحت مند مضبوط اور اخلاقی اقدار کے حامل ہوں گے تو مہذب اور تعلیم یافتہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے قرآن پاک اور احادیث میں جہاں قلب و روح کی تربیت کی خاطر عبادات کا نام واضح کیا ہے وہاں معاشرے کی اصلاح اور بہتری کے لیے معاملات کا نظام بھی واضح کیا ہے تاکہ مشکل اوقات میں قرآن احادیث اور سیرت طیبہ ﷺ سے استفادہ ممکن ہو سکے چین کے شہر "وہان" سے شروع ہونے والے کرونا وائرس نے پوری دنیا پر دوررس اثرات مرتب کئے ہیں۔ ہمارا موضوع تحقیق کرونا وائرس کے پاکستانی معاشرے پر مذہبی، معاشرتی، تعلیمی ،سیاسی اور نفسیاتی اثرات اور مسائل کے حوالے سے ہے کرونا وائرس کے مذہبی اثرات اور مسائل کے حوالے سے شرعی احکام کی خلاف ورزی، باجماعت نماز پر پابندی، مساجد میں سماجی فاصلہ، عمرہ اور حج کا موقوف ہونا وغیرہ شامل ہیں لہذا معاشرتی مسائل کے لحاظ سے خاندان عائلی زندگی افراد معاشرہ کے تعلقات خراب ہونے کے ساتھ ساتھ خلع، طلاق ،خودکشی اور قطع رحمی عام ہوتی گئی۔کرونا وائرس نے تعلیمی نظام پر بھی اثرات ڈالے آن لائن تعلیم سے اچھے اثرات مرتب نا ہوئے بہتر منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے بچے سست

کاہل اور موبائل گیمز میں مصروف رہے بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے مسائل بھی پیدا ہوئے کرونا وائرس نے معاشی زندگی کو بھی متاثر کیا جہاں کاروبار زندگی صنعت و تجارت اور روزگار کے تمام ذرائع اس کی زد میں آ گئے وہاں بے روزگاری اور مہنگائی کی شرح میں بہت اضافہ ہوا بہت سے لوگوں کی فاقوں تک نوبت آگئی ۔کروناوباء نے شعبہ سیاسیات پر بھی اثر ڈالا اس وقت کی حکومت اور صاحب اختیار لوگوں کے لیے لاک ڈاؤن، قرنطینہ کرنا، سرحدوں پر داخلے پر پابندی کے ساتھ ساتھ لوگوں کی صحت اور ہسپتالوں کے قیام کے حوالے سے بھی مسائل دیکھنے کو ملے۔وباءنے معاشرے کی ذہنی اور نفسیاتی صحت کو بھی متاثر کیا، ٹی وی نیوز میں ہر وقت موت کی خبروں نے لوگوں کو خوف ،افسردگی، ناامیدی اور مایوسی جیسے احساسات پیدا کر کے مسائل کا شکار کر دیا وبائی امراض کرونا اگرچہ کم ہوگیا لیکن اس کی مختلف اقسام بھی سامنے آ رہی ہیں لہذا ہمیں کرونا کے ساتھ ہی جینا سیکھنا ہے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی کرنی ہے اور کرونا وائرس کے نتیجے میں جو مسائل سامنے آئے ہیں ان کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل تلاش کرنا ہے اسلام ہر قسم کے حالات کے لئے اپنی تعلیمات کو معاشرہ کی بہتری کے لیے پیش کرتا ہے ان تعلیمات کا استعمال کرکے مستقبل میں آنے والے مسائل کا تدارک کرنا ہے اس آرٹیکل میں بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ تحقیق اپنایا جائے گا۔

معاشرے کا لغوی و اصطلاحی معنی

معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ ع۔ش۔ر۔ہے، عربی میں عشر دسویں حصے کو کہتے ہیں۔

علامہ ابن منظور نے معاشرہ کا معنی یوں بیان کیا ہے:

عاش یعیش عیشا و عیشة و معاشا قال الجوہری: کل واحد من قولہ معاشا واعاشہ اللہ عیشة راضیة قال ابو داود:وسالہ ابوہ ما الذی اعاشک بعدی فاجابہ اعاشنی بعدک واد مبقل[1]

عیش بمعنی زندگی ہے اور معاش مصدر ہے امام جوہری فرماتے ہیں ان میں سے ہر لفظ معاش کے معنی میں ہے۔ اللہ نے اسے پسندیدہ زندگی دی ابو داؤد کہتے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے پوچھا تم میرے بعد کیسے زندگی بسر کرو گے تو اس نے جواب دیا ایسے جیسے کوئی ویران وادی میں رہتا ہو۔

تاج العروس میں ہے:

وقیل المعشر (اهل الرجل)وقال الازهری المعشر:والنفروالقوم والرهط معناهم :الجمع [2]

اسلامی معاشرہ کا مفہوم

ڈاکٹر محمد القرضاوی کے بقول:

اسلامی معاشرہ ایک عقیدہ اور نظریہ پر مبنی ہے یہ دعوت اور نصب العین کا معاشرہ ہے لہذا ضروری ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں خواہ وہ روحانی ہو یا مادی فکری ہو یا عملی ، تعلیمی و ثقافتی ،خواہ روحانی و اجتماعی یا یاسیاسی اسی عقیدہ و نظریہ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔[3]

The next living society that we have to examine is alam, and when we scan the back ground of Islamic society we discern there a universal state universal church and a Volker wand erning.[4]

جس اسلامی معاشرے کا جائزہ لینا مقصود ہے اسلامی معاشرے کا جب جائزہ لیتے ہیں تو واضح طور پر ایک بین الاقوامی اور آفاقی مذہبی ادارے اور ہمہ گیر نظریہ زندگی کا قیام پاتے ہیں۔

اسلامی معاشرے کا اصل ماخذ قرآن پاک ہے جو تمام انسانوں کو مرکز واحد پر جمع ہونے کی دعوت دیتا ہے اللہ تعالی قرآن پاک میں فرماتا ہے ۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ [5]

یہ لوگ تمہارے گروہ کے ہیں جو ایک ہی گروہ ہے،اور میں تمہارا رب ہوں پھر میری ہی عبادت کرو۔

معاشرے کی اہمیت

انسان فطری طور پر اپنے ہم جنسوں سے مل جل کر زندگی بسر کرتا ہے اور کنارہ کشی کی زندگی اس کی فطرت کے مطابق نہیں ہے اس لیے ایک فلسفی نے کہا ہے جو تنہائی کی زندگی بسر کرتا ہے دیوتا ہے یا وحشی دیوتا بننے سے تو رہا تو یہ تنہائی کی زندگی اس کو وحشی ضرور بنا دیتی ہے وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے معاشرے کے دوسرے افراد کا محتاج ہے انسان کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا اظہار معاشرے کے اندر رہ کر ہی ہوتا ہے اس کے علاوہ انسانی عظمت کا راز معاشرے کے لئے سود مند اور مفید ہونے میں ہے۔

فرد کی معاشرے کے لیے اہمیت کو سید قطب شہید یوں بیان کرتے ہیں :

معاشرتی زندگی اس کائنات کی مکمل اور جامع تفسیر ہے کائنات میں انسان کی مرکزیت ، فرائض منصبی اور انسان کی تخلیق کے مقصد میں ازخود پیدا ہوتا ہے اور جو معاشرتی نظام اس جامع تفسیر کی بنیاد پر قائم نہ ہو وہ ایک مصنوعی اور جعلی نظام ہو گا جو زندہ رہ سکے گا اگر کچھ مدت زندہ رہا تو وہ دور انسان کی بد بختی کا دور ہو گا اور لازمی طور پر اس نظام کے اور انسانی فطرت کے درمیان ہر وقت تصادم ہوتا رہے گا۔ چنانچہ یہ جامع تفسیر جس طرح انسان کی شعوری ضرورت ہے اس طرح تنظیمی ضرورت بھی ہے ۔[6]

غیر الہامی معاشرے کے اصول اپنے وضع کردہ ہوتے ہیں جب کہ الہامی معاشرے کے اصول و ضوابط اللہ تعالی کی طرف سے طے شدہ ہوتے ہیں لہذا وہ پائیدار ہوتے ہیں۔

خدا ہی ہے جو انسانوں کو صحیح اور پائیدار اصول و حدود بتاتا ہے جہاں انسان اس کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر خود مختار بنا خود انصاف کرنا چاہا تو یہاں تو نہ کوئی پائیدار اصول رہا نہ کسی کو انصاف ملا۔[7]

قرآن کا موضوع انسان اور انسانی معاشرت ہے اللہ تعالی نے فلاح انسانی کے لئے جو احکامات دیے ہیں ان کا مقصد ہی ایک مثالی معاشرہ قائم کرنا ہے جس کے افراد اپنے مصور خالق کی ربوبیت کے معترف ہو کر مخلوق خدا سے ویسا تعلق قائم کریں جیسا کہ خالق کائنات کی رضا ہے۔

ابن خلدون کے نزدیک:

قرآن وہ پہلی کتاب ہے جس نے عمرانیات کی حقیقتوں کو واشگاف انداز میں بیان کیا ہے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی معاشرتی ہوتی ہے معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور افراد بغیر معاشرے کے بقول قرآن پاک گوشت کا لوتھڑا ہیں اس کو قرآن نے علق کے نام سے یاد کیا ہے اس گوشت کے لوتھڑے کو آج کی زبان میں آرگنائزم کہا جاتا ہے۔[8]

وبائی امراض

وباء کا لفظ بنیادی طور پر عربی زبان سے ماخوذ ہے مگر زیادہ تر استعمال اردو زبان میں ہوتا ہے اس سے مراد ایسا مرض ہے جو ایک فرد سے دوسرے فرد میں آسانی سے منتقل ہو سکتا ہے جیسا کہ اردو لغت میں ہے :

وبائی امراض سے مراد وہ بیماریاں ہیں جو بڑی آسانی سے ایک فرد سے معاشرے کے تمام افراد میں بڑی حد تک پھیل جاتی ہیں جن میں کچھ جرثومے (virus) خردنامیات(microorganism) یا کسی قسم کا انفیکشن متاثرہ ایک انسان سے دوسرے انسان میں آسانی سے منتقل ہو کر اسے بھی متاثر کر سکتا ہے اور اس طرح وبائی امراض مرگ عالم یا مرگ عام کا سبب بنتے ہیں۔[9]

اس قسم کے امراض کی انتہائی شکل کچھ نامعلوم وائرسز کا انسان یا کسی بھی جاندار کے اوپر ایسا جان لیوا حملہ ہوتا ہے جس سے بیک وقت کئی اموات واقع ہوتی ہیں وبائی امراض کو متعدی امراض بھی کہا جاتا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

The rapid spread of a disease among many people in the place [10]

کسی بیماری کا ایک ہی علاقے میں رہنے والے بہت سے افراد میں تیزی سے پھیلاؤ epidemic کہلاتا ہے

انگریزی لغت میں ہے کہ:

Normally absent or infrequent in a population but liable to autbreaks of greatly increased frequent and severity or a temporary but widespread outbreak of a particular disease.[11]

عالمی ادارہ صحت نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے:

A pandemic is the worldwide spread of a new disease[12]

یعنی کسی نئی بیماری کے عالمی پھیلاؤ کو pandemic کہتے ہیں۔

کرونا کا تعارف اور پس منظر

ماضی کے مطالعہ سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ مسلم معاشروں کو بھی مختلف ادوار میں وبائی امراض کا سامنا رہا خود صاحب قرآن نبی کریم ﷺ کے زمانے میں طاعون جیسی وباء نمودار ہوئی بلکہ جب آپ ﷺ اپنے کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو اس وقت مدینہ منورہ میں وباء پھیلی ہوئی تھی مدینہ کا نام یثرب تھا جس کا مطلب ہی وباذدہ ہے تاہم رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالی نے یثرب کو مدینہ منورہ بنادیا اور وہاں سے وباؤں کو اٹھا لیا۔[13]

کرونا وائرس کا آغاز پہلی دفعہ 2019 کے دوران چین کے شہر ووہان سے ہوا اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً ۲۰۰ ممالک اس کا شکار ہو گے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اسے عالمی وبا کا نام دیا

جہاں تک وبائی امراض کا تعلق ہے وہ ماضی میں بھی تاریخ کا حصہ رہی ہیں ان وباؤں نے انسان کو بہت زیادہ نقصان ہوا جیسا کہ ۱۳۴۸ میں یورپ میں پھیلنے والی سیاہ موت جس کو بلیک ڈیتھ کہا جاتا ہے یہ بیس کروڑ انسانوں کو نگل گئی تھی طاعون ، ہسپانوی فلو، ایشیائی فلو، ایڈز، سوائن فلو، ایبولا اور عصر حاضر میں کرونا وائرس بھی وبائی امراض کے زمرے میں آتا ہے۔[14]

وبائی امراض کے بارے میں حکمت و دانش قرآن پاک کی روشنی میں

دنیا ایک آزمائش گاہ ہے جہاں مشکلات، مسائل اور آسمانی آفات اور وبائی امراض انسانی زندگی سے الگ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالی نے مشکل حالات اور بائیں امراض سے بچنے اور برسرپیکار رہنے علاج دریافت کرنے کی صلاحیتیں بھی عطا کی ہیں اگر انسان مشکل حالات سے نہ گزرتا تو اس کی پوشیدہ صلاحیتیں اور ترقیاتی قوتیں نشونما ناپاتیں لہذا آزمائشوں، تکالیف اور امراض کا آنا ایک حقیقت ہے جو ہمیں رجوع الی اللہ کا درس دیتی ہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ[15]

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

انسان کا مشکلات، آفات اور وبائی امراض کے ساتھ اپنی پیدائش سے لے کر موت تک تعلق ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ[16]

کہ بے شک ہم نے انسان کو مصیبت میں پیدا کیا ہے۔

وبائیں بعض اوقات آزمائش کے لئے بھی ہوتی ہیں قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ[17]

اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لیے جانچتے ہیں، اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔

دیگر اقوام بنی اسرائیل میں وبائیں عذاب کے طور پر آئی تھیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَـهُـمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُـوْا يَفْسُقُوْنَ [18]

پھر ظالموں نے بدل ڈالا کلمہ سوائے اس کے جو انہیں کہا گیا تھا، سو ہم نے ان ظالموں پر اُن کی نافرمانی کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کیا۔

رجز کے متعلق امام ابو جعفر الطبری لکھتے ہیں:

لغت عرب میں" الرجز" کا معنی ہے العذاب اور الرجز کا غیر ہے جس کا معنی ہے بت اور یہاں رجز سے مراد طاعون ہے۔[19]

بعض اوقات عذاب انسان کے اعمال کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں اللہ قرآن میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَـرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُـمْ بَعْضَ الَّـذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُـمْ يَرْجِعُوْنَ [20]

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

علامہ آلوسی کے مطابق:

آیت مبارکہ میں فساد دراصل قحط، مہلک وبائی امراض آگ اور پانی کے غیر معتدل ہونے سے پیش آنے والے واقعات برکت کے مٹ جانے، نفع کم اور نقصان زیادہ ہونے اور دیگر آفات کی کثرت کے معنوں میں آتے ہیں۔[21]

جس طرح اللہ تعالی کے نزدیک کسی جان کی بہت اہمیت ہے شریعت اسلامیہ میں فیضان صحت کے اصول بھی بیان کئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں سے بچنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے اور بیمار شخص کو علاج معالجہ کروانے کا حکم بھی دیا گیا ہے دین اسلام میں انسانی جان کی بہت اہمیت ہے۔

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا[22]

اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی،

قرآن پاک کو اللہ تعالی نے کتاب شفاء قرار دیا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا [23]

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں، اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

طبیب خود اللہ کی ذات ہے قرآن پاک میں ہے کہ:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ [24]

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ۔

لہذا بیماری سے صحیح ہونے کا یقین اللہ پر رکھنا اور ظاہری اسباب اختیار کرتے ہوئے علاج کروانا چاہیے۔

وبائی امراض کے بارے میں حکمت و دانش احادیث صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں :

احادیث نبوی ﷺ نے انسانی آفات کے ساتھ بیماریوں کے ساتھ اس پیدائشی تعلق کو بھی واضح کیا ہے نیز سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے زندگی کے ہر مسئلے کا حل ہر وبا سے بچنے کا طریقہ اور صحت انسانی کو بحال کس طرح رکھا جا سکتا ہے سب کچھ بتا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل میں خط کھینچا اس کے درمیان میں خط کھینچا جو مربع سے نکلتا تھا اور درمیانی خط کے ساتھ چھوٹے چھوٹے خط کھینچے اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے جو خط باہر نکل رہا ہے وہ اس کی امید ہے یہ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی آفات ہیں اگر ایک مصیبت سے بچ جاتا ہے تو دوسری مصیبت لاحق ہو جاتی ہے آفات اور وباؤں کے انسان کے ساتھ تعلق کی ایک اور حدیث بھی ہے۔[25]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ26

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کی تخلیق اس طرح کی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے آفات ہیں اگر اس میں اس کو کوئی آفت بھی لاحق نہ ہو تو وہ بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

اگر تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو جائے تو بستی سے مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے ۔[27]

قرآن پاک میں بھی کہا گیا کہ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے اس طرح احادیث میں بھی علاج کروانے پر زور دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب علاج کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

ہاں اللہ تعالی نے ہر بیماری کا علاج بھی پیدا کیا ہے ۔[28]

ابو خزامہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج و معالجہ کے بارے میں دریافت کیا کہ علاج اللہ کی تقدیر کو بدل سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ھی من قدرت اللہ [29]

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب بلائیں ظاہر ہوں گی ان میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا جو ان بلاؤں کو دیکھے گا وہ بلائیں خود بھی اسے دیکھ لیں گی (یعنی اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گی)اور جس شخص کو ان سے پناہ کی جگہ مل جائے وہ پناہ حاصل کر لے۔[30]

عقبہ بن عمر سے مروی ہے کہ :

میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ نجات کی کیا صورت ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو ۔[31]

ان احادیث میں بیمار ہونے کی قید نہیں لگائی گئی بلکہ یہ ایک عمومی حکم ارشاد فرمایا آخری حدیث میں نہ صرف گھر میں رہنے والے بلکہ ساتھ ہی زبان پر کنٹرول جس میں افواہیں اور غیر مصدقہ

اطلاعات نہ پھیلانا بھی شامل ہے توبہ استغفار گناہوں پر ندامت اور اللہ سے معافی مانگنے کا ذکر بھی ہے موجودہ صورت حالات میں ہماری ایک اہم ترجیح ہونی چاہئے۔

کرونا وباء کے پاکستانی معاشرے پر اثرات

کرونا وائرس نے پاکستان میں ہر شعبہ زندگی کو متاثر کیا جس میں مذہبی، معاشی، تعلیمی، سیاسی، عائلی زندگی اور نفسیات کو بہت متاثر کیا ہے۔

The Impacts of Corona Epidemic on Pakistani Society

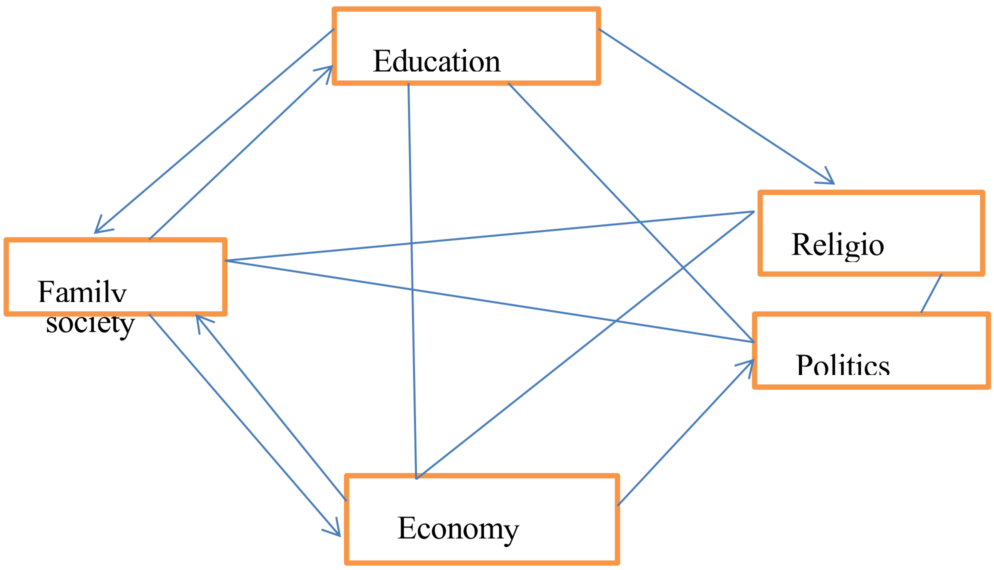

وبائی مرض کرونا کے مذہبی اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

مذہبی لحاظ سے بھی کرونا وائرس سے نئے نئے مسائل سامنے آئے اور سماجی فاصلے کی وجہ سے عبادات، تراویح، باجماعت جمعہ کی ادائیگی کے حوالے سے بھی مسائل سامنے آئے عمرہ یا حج کو محدود کردیا گیا باجماعت نماز میں نمازیوں کی متعین تعداد مقرر کردی گئی باجماعت نماز میں ماسک پہننا اور نمازیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا لازمی ہوگیا بعض لوگوں میں یہ بحث چل نکلی کرونا کے بارے میں احتیاط اور علاج توکل کے خلاف ہے اور جو سب سے بڑا مذہبی مسئلہ سامنے آیا وہ مساجد میں نماز کے

لئے جماعت کے ساتھ شرکت یا عدم شرکت کا مسئلہ تھا اس حوالے سے دو طرح کی آراء سامنے آئیں لہذا دونوں کے دلائل کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

ا۔ جو باجماعت نماز کے حق میں ہیں ان کے نزدیک قرآن و سنت میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے کا 27 گناہ زیادہ ثواب ہے جنگ کے دنوں میں بھی صلوۃالخوف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ لوگ جو مساجد میں اللہ کا نام لینے سے روکتے ہیں ان کے لئے اللہ کی سخت ناراضگی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ۚ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَـهُـمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۚ لَـهُـمْ فِى الـدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَـهُـمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ [32]

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کی، ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

علامہ رازی اور دیگر مفسرین نے مساجد کو بند کر کرنے یا نمازیوں کو روکنے کو اس آیت کا مصداق قرار دیا جو کہ اس آیت کی رو سے ظلم عظیم ہے۔[33]

۲۔ دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد جان کا تحفظ ہے لہذا ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو داؤ پر نہ لگائے متعدی امراض میں مبتلا شخص سے احتیاط کر کے فاصلہ رکھے خواہ وہ مسجد میں ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذام زدہ مریضوں پر زیادہ دیر تک نظر نہ ڈالو اور جب تم ان سے کلام کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان میں ایک نیزے کے برابر فاصلہ ہونا چاہیے۔[34]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت صحیح سند کے ساتھ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موذن بارش اور تیز ہواؤں والی سرد رات میں اعلان کر دیا کرتا تھا کہ گھروں میں نماز پڑھ لو۔[35]

دین میں سہولت اور آسانی رکھی گئی ہے اللہ فرماتا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا[36]

اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

فتاویٰ الہندیہ میں کئی فقہی کتب کے حوالے سے جمعہ کی نماز کے ساقط ہونے کا خصوصاً ذکر کیا گیا ہے غلاموں، عورتوں، مسافروں اور مریضوں پر جمعہ واجب نہیں ہے اس طرح پاؤں سے معذور پر بھی باجماعت جمعہ واجب نہیں ہے اندھے پر اور وہ شخص جو جب کوئی مشکل پیدا ہو جائے تو اس میں آسانی دی جائے۔

الامور بمقاصدھا (معاملات کا انحصار ان کے مقاصد پر ہے) یعنی وبائی مرض کے دوران مسجد میں نہ جانا کہ وہاں کوئی بیمار شخص ہو جو اس کی بیماری کا سبب بنے (یہ مقصد اچھا ہے برا نہیں ہے)

الضرورات تبیح المحظورات (ضرورتیں نا جائز امور کو بھی تباہ کر دیتی ہیں)

اس کے علاوہ شک اور ظن کی نسبت ظن غالب پر یقین کیا جائے گا۔

علامہ ابن عابدین نے کسی مرض میں غلبہ ظن کے حصول کے تین طریقے متعین کیے ہیں۔

۱۔کسی نشانی سے ۲۔ تجربے سے ۳۔دیندار مسلمان طبیب

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے خوف اور بیماری کو مسجد میں نہ جانے کا عذر بیان کیا ہے۔[37]

طبی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ وائرس سے آلودہ ہاتھ کھانسی، چھینک اور تھوک سے دوسروں کو منتقل ہو سکتا ہے لہذا کرونا وائرس کی دوسرے شخص کو منتقلی ظن غالب کے درجہ میں شمار ہوگی کیونکہ بیماری کی علامات وائرس لگنے کے کئی دن بعد پیدا ہوتی ہیں اس دوران بظاہر صحت مند انسان نظر آنے والا شخص بھی دوسروں میں بیماری منتقل کر سکتا ہے۔

اس لئے وبا کی حالت میں ہر شخص مسجد میں حاضری سے معذور سمجھا جاسکتا ہے لہذا شدید وبائی حالات میں اگر نماز باجماعت کی بجائے گھر میں پڑھ لی جائے تو گناہ نہیں ہے اس طرح جب شدید

صورتحال ختم ہوجائے تو(SOPSایس او پی ایس)کے ساتھ سماجی فاصلے اور ماسک لگا کر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

معاشی اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

معاش کا لفظ معیشت کے ساتھ ہے یعنی سامان زیست کھانے پینے کی چیزیں یا کمانے کے حوالے سے رقم اور لین دین کے معاملات وغیرہ۔

Encyclopedia of social sciencesمیں لکھا ہے کہ:

economics deals a social friends phenomenon Centre about the pro for the material needs of an individual and of the organized groups[38]

معاشی زندگی کا تعلق ایسے عوامل پر ہوتا ہے جو ایک آدمی سے لے کر منظم جماعتوں کی مادی ضروریات کی دستیابی پر اپنی توجہ رکھتے رکھتا ہے۔

زندگی کے دیگر شعبوں کو جہاں اس وباء نے متاثر کیا وہاں معاشی زندگی کو بہت زیادہ متاثر کیا کاروباری زندگی، صنعت و تجارت اور روزگار کے تمام ذرائع اس کی لپیٹ میں آ گئے بے روزگاری اور مہنگائی کی شرح میں کافی حد تک اضافہ ہوا اس دوران معاشی لحاظ سے عدم مساوات بھی دیکھنے کو ملی بعض غریبوں کے چولہے بجھ گئے اور بعض امیروں کو اس نے کوئی خاص متاثر نہیں کیا اس دوران آن لائن تجارت بھی خوب پروان چڑھی آن لائن تجارت گناہ نہیں ہے لیکن اس کی مختلف اشکال وانواع بھی ہیں ان میں بہت سارے ذرائع سود کی تجارت ،حرام کی تجارت ، محصول کی تجارت اور مکر و فریب اور دھوکا کی تجارت پر مبنی ہیں جو کہ بیع ممنوع کی قسم میں آتی ہے ۔

معیشت کے استاد صائم علی انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن(آئی بی اے) نے کہا ہے :

پوری دنیا کی طرح پاکستان میں بھی کرونا کی وجہ سے معاشی زندگی متاثر ہوئی ابھی معاشی حالات بہتر نہیں ہوئے تو کرونا کی تیسری لہر نے معاشی ڈھانچے کو ہلا کے رکھ دیا ہے ۔[39]

سب سے زیادہ متاثر مزدور اور دیہاڑی دار طبقہ ہوا جب لاک ڈاؤن لگ گیا تو ہر شخص گھر میں محصور ہو کر رہ گیا شریعت اسلامیہ نے ہر مسئلے کا حل بیان کیا ہے اسلام مشکل حالات میں بھی اخلاق

اقدار کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا لوگوں نے مشکل حالات میں جرائم کا ارتکاب کیا ڈاکے ڈالے اور لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا قرآن پاک میں ہے کہ:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا[40]

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو، اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

اگر انسان اللہ کو رازق سمجھے اس پر بھروسہ کرے تو ہر قسم کے حالات میں اللہ مدد کرتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا[41]

اور اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو، اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے، بے شک اللہ اپنا حکم پورا کرنے والا ہے، اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک پیمائش مقرر کر دی ہے۔

رزق کی کمی اور مہنگائی کا ہر شخص ذکر کرتا ہے لیکن اپنے اعمال کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَـهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى[42]

اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

اسلام نے زکوۃ اور صدقات کا نظام بھی ایسے ہی ہنگامی حالات میں متعارف کروایا ہوا ہے امیر غریبوں کی مدد کریں تاکہ دولت کی گردش ہر طبقہ تک پہنچے اور معاشرہ افراط و تفریط کا شکار نہ ہو اللہ تعالی نے قرآن پاک میں امداد باہمی کا زکوۃ کے حوالے سے معاشرتی فلاح و بہبود اسلام کا منشور ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ:

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ[43]

زکوۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

کرونا وائرس کے دوران مواخات مدینہ کی مثال کو سامنے رکھ کر لوگوں کی معاشی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا تھا بعض لوگوں نے خدمت خلق کے جذبے کے تحت غریبوں کی مدد راشن تقسیم کئے گئے وغیرہ۔

- تحریک انصاف حکومت نے ایسے حالات میں لوگوں کی معاشی کفالت کی۔
- صحت کارڈ کا اجرا کیا گیا چھوٹے چھوٹے کاروبار کے لیے قرضے بھی دیے گئے۔
- مزدور طبقے کے لیے 200 ارب روپے مختص کیے گئے۔
- غریب خاندانوں کے لیے 150 ارب روپے مختص کیے گئے۔
- تین ہزار روپے فی گھرانہ دیئے گئے۔
- بجلی گیس کے بل تین ماہ کی اقساط میں ادا کرنے کا رلیف دیا گیا۔
- 50ارب روپے میڈیکل ورکرز کے لیے مخصوص کیے۔
- اشیائے خورد و نوش میں ٹیکسز میں کمی کرنے کا اعلان کیا گیا۔
- بچوں کی فیسیز میں بھی رعایت کی گئی۔[44]

جہاں تک آن لائن تجارت کا تعلق ہے بہت سے لوگوں کا روزگار تو بن گئی لیکن اس میں قرآن و حدیث میں جو خرید و فروخت کے اصول دیے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے چیزوں کے آن لائن عیب نہ چھپائے جائیں اشیاء کی فروخت کی جائے کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جو معاملہ کے خلاف ہو ،ناپ تول میں کمی نہ ہو، قبضہ سے قبل فروخت نہ کی جائے، جھوٹی قسمیں نہ کھائی جائیں اور قیمت کی ادائیگی عمدہ طریقے سے کی جائے پھر آن لائن تجارت جائز ہوگی۔

تعلیمی اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

کرونا وائرس کی عالمی وبا نے جہاں ہر شعبے کو متاثر کیا وہاں اس نے تعلیمی نظام پر بھی تباہ کن اثرات مرتب کیے کرونا وائرس کے دوران تعلیمی اداروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنا ممکن نہیں تھا اس کے علاوہ وسائل کی کمی لوڈشیڈنگ، نیٹ کے مسائل ،دور دراز علاقوں میں ٹیکنالوجی کی عدم آگاہی ،ذہنی کشمکش، کتابوں سے دوری اور خصوصاً آن لائن طریقہ تعلیم میں تربیت سے متعلقہ مسائل زیادہ پیش آئے آن لائن حاضری لگا کر بچوں کا کلاس سے دور ہونا، جھوٹ بولنا آن لائن امتحانات میں نقل کا رجحان ،بچوں کی تعلیمی قابلیت اور پڑھنے سے دل کا اچاٹ ہو جانا ایسے مسائل تھے جو کرونا وائرس کے دوران دیکھے گے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ:

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق[45]

آپ ﷺ کی ہستی ہر مشکل حالات میں انسانیت کے لیے نمونہ ہے۔

شریعت اسلامیہ میں فرد اور معاشرہ میں توازن قائم رکھا گیا ہے اسلام کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ وہ انفرادیت اور اجتماعیت میں توازن قائم کرتا ہے اسلام فرد کی ذاتی شخصیت پر بھی یقین رکھتا ہے اور ذاتی طور پر ہر شخص کو خدا کے سامنے ذمہ دار اور جواب ٹھراتا ہے اسلام فرد کے بنیادی حقوق کی بھی ممانعت کرتا ہے اس میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا۔[46]

کرونا وبا کے دوران اگر استاد کا فرض ہے کہ وہ تعلیمی نظام کو نقل و سرقہ سے محفوظ رکھے وہاں طالب علم کا بھی فرض ہے کہ جو جھوٹ، بہانہ بازی اپنے وقت اور صلاحیتوں کا غلط استعمال جیسی معاشرتی ادارے ملک و ملت کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

اخلاق و کردار کے حوالے سے امام غزالی کہتے ہیں:

تعلیم کا مقصد یہی ہونا چاہیے کہ نوجوان کے علم کی پیاس بجھا دے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اخلاق و کردار اور اجتماعی زندگی کے اوصاف نکھارنے کا احساس بھی پیدا کرنا چاہیے۔[47]

کرو ناوباء نے موجودہ انسانی معاشرے کے نہ صرف کھوکھلے پن کو آشکار کیا بلکہ ہمارے اخلاقی معیار کے پردے کو بھی چاک کر دیا ہمارے طلباء کبھی آن لائن تعلیم کے حق میں نعرے لگاتے ہیں کبھی اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

یہ مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے آن لائن پڑھا ہے لہذا آن لائن امتحان دیں گے اور کبھی کرونا کے دوران بلا امتحان دینے کے پاس ہونے کی گزارش کرتے ہیں سابقہ حکومت نے ان کی یہ باتیں مانی ہیں لیکن بغیر پڑھے زیادہ نمبر زیادہ لے لیے اور قابلیت اور علم کا نہ ہونا ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ کرونا وائرس کی وجہ سے آن لائن تعلیم کے نتیجے میں تدریسی عمل کا تسلسل متاثر ہوا ٹائم مینجمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کا وقت ضائع ہوا آن لائن کلاس میں طلباء کی غیر موجودگی نے تعلیمی میدان کو تہس نہس کر دیا۔ درسگاہوں میں بچے اساتذہ سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں حتی کہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے سیکھنے کا موقع ملتا ہے مہینوں گھر بیٹھنے کی وجہ سے سیکھنے کے فطری عمل کے متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی ادارے کے اچھے اثرات جو بچے کی شخصیت پر مرتب ہوتے ہیں ان سے بھی محروم ہو گئے۔

ڈاکٹر خالد علوی مکتب و مدرسہ اور تعلیمی درسگاہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

معاشرے کے اجتماعی شعور اور انفرادی تشخص کے ارتقاء کا دارو مدار زیادہ تر مکتب و مدرسہ پر ہے جو حال مکتب مدرسہ کا ہو گا دینی ماحول کسی نہ کسی طرح پورا معاشرہ اپنائے گا یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنے تعلیمی نظام اور تعلیمی درسگاہوں کی عظمت پر زور دیتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کو انسان کا بنیادی حق اور مسلمانوں کا مذہبی فریضہ قرار دیا۔[48]

سیاسی اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

سیاسی ادارے میں سرفہرست ریاست آتی ہے۔

امام غزالی کا قول ہے کہ:

انسان کو زندگی بسر کرنے کے لیے چار بنیادی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے خوراک، لباس، رہائش اور باہمی رابطہ کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کی ضرورت پیش آتی ہے یہ چاروں عناصر ریاست کا اثاثہ بنتے ہیں اس طرح ایک خطہ ارض والے افراد مخصوص ریاست کو جنم دیتے ہیں۔[49]

کرونا وبا سے دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ حکومت اور سیاست بھی متاثر ہوئی اس زمانے میں موجود حکومت کو بہت سے مسائل میں مبتلا ہونا پڑا لاک ڈاؤن کے نتیجے میں جہاں ملکی معیشت کا پہیہ جام ہوا وہاں دوسری طرف سرحدوں پر سختی نہ کرنے کے نتیجے میں کرونا وائرس کے متاثرین داخل ہوتے رہے پاکستان میں کرونا کے مریضوں کی تعداد بڑھتی گئی اگر آپ ﷺ کی روایات پر عمل کر لیتے جن میں وبازدہ علاقوں سے باہر نکلنے سے روکا گیا ہے اگر وہاں وبا ہے تو باہر مت جاؤ لہٰذا حدیث پر عمل نہ کرنے کی صورت میں پورا نظام زندگی غیر متوازن ہو گیا حکومت کی ذمہ داری ہے ریاست کی سرحدوں کو محفوظ بنایا جاتا اور بیرون ملک کسی کو داخل نہ کیا جاتا تو ہم پاکستان کو اس وباء سے بچ سکتے تھے ریاست کی ذمہ داری شہریوں کی جان کی حفاظت ہے قرآن پاک میں ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ[50]

اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو

بہت سے وبائی امراض گندگی سے بھی پھیلتے ہیں لہٰذا ہر شخص سے لے کر حکومت تک کی یہ ذمہ داری ہے کہ ملک کو صاف ستھرا رکھیں لوگوں کو محفوظ مقامات تک منتقل کرے۔

علاج معالجے کے حوالے سے بھی حکومت نے نئے ہسپتال بنائے وہاں ونٹیلیٹر رکھوائے گئے ڈاکٹروں کا لباس اور کٹ مفت فراہم کی گئی صحت کارڈ کا اجراء کیا گیا ٹائیگر فورس بنائی گئی احساس سکالر شپ اور دیگر پروگرام شروع کیے گئے لوگوں کو گھروں میں راشن کی فراہمی کی گئی ایسے حالات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے حکومت پاکستان کے ساتھ اسٹیٹ بینک نے بھی لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ جنہیں مختصرا بیان کیا جاتا ہے۔

- اسٹیٹ بینک کی ری فنانس سکیم کا اجراء کیا گیا
- وزیر اعظم کا کرونا وائرس پر ریلیف فنڈ 2020

- وائرس کو کنٹرول کرنے کے لیے شعبہ صحت کی مدد کی گئی
- ڈیجیٹل ادائیگیوں کا فروغ دینا
- قرضوں کی شرائط میں نرمی کی گئی
- بینکوں میں جراثیم سے پاک کرنسی کی فراہمی[51]

اس طرح آئی ایم ایف (عالمی مالیاتی بینک) نے بھی مقروض ممالک کے لئے قرضوں کی ادائیگی میں سہولت اور تاخیر کا اعلان کیا قرآن حکیم کی سورۃ نمل حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹیوں کی گفتگو میں حکومت وقت کے لئے سبق اور نصیحت ہے ارشاد باری تعالی ہے :

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ[52]

یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان پر پہنچے، ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو اپنے گھروں میں گھس جاؤ، تمہیں سلیمان اور اس کی فوجیں نہ پیس ڈالیں، اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

مذکورہ آیت کی تشریح میں مفسرین کے نزدیک ہے کہ چونٹیوں کو اللہ تعالی نے اجتماعیت کا شعور دیا ہے جب سلیمان علیہ السلام اس وادی کے قریب آئے تو چیونٹیوں نے با آواز بلند کہا اے چونٹیوں اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اس سے پتہ چل رہا ہے کہ بظاہر حقیر سی مخلوق کا ایک فرد اپنی ساری قوم کے لئے فکر مند ہے انہیں بچنے کی تدابیر سے آگاہ کر رہا ہے یہ زندہ قوموں کی علامت ہے۔[53]

وباء کے دوران ریاست کے حکمران کی بھی ذمہ داریاں جو اس کو انجام دینی چاہیے کیونکہ اس کے پاس اختیارات اور طاقت ہوتی ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا خلاصہ ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا ذمہ دار بنایا پھر وہ ان کی ضروریات اور محتاجی کے درمیان رکاوٹ بن جائے تو اللہ اس کی ضروریات اور اس کی محتاجی تنگدستی کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ ان کے گھروں تک رزق کی فراہمی کرنا، عام رعایا سے ہٹ کر ان کے لیے قرنطینہ سنٹر بنوانا بھی شامل ہیں ۔اس لئے کھانے پینے کی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کرنا اور مہنگائی کے خاتمے کے لیے پرائس کنٹرول کرنا بھی شامل ہے۔ تمام حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم مارکیٹوں کا جائزہ لیتے اور ہر بازار کا محتسب مقرر فرماتے جیسا کہ مکہ کی فتح کے بعد سعید بن عاص مکہ کے بازاروں کے نگران تھے جبکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ کی مارکیٹوں کے محتسب تھے۔[54]

عائلی زندگی اور افراد خانہ کے تعلقات پر اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

افراد خانہ معاشرے کی ایسی بنیادی اکائی ہیں اگر مضبوط اور محبت و الفت کی بنیاد پر قائم ہوں تو مہذب، تعلیم یافتہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے پرُ امن سماج کے لئے افراد خانہ خصوصاً میاں بیوی کے آپس کے تعلقات اچھے ہونے چاہیے۔ عائلی زندگی معاشرے کی بنیاد ہے معاشرے میں تبدیلی یا حالات و واقعات میں مشکلات ،حادثات یا وبائی امراض کے ہر شعبے کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ افراد خانہ کے تعلقات کو بھی متاثر کرتے ہیں جیسے عالمی وبا کرونا کے باعث افراد خانہ کے باہمی تعلقات ذہنی انتشار، بے اطمینانی عدم توجہ اور بہت سے دیگر معاشرتی مسائل کا شکار رہے بعض گھرانوں میں چوبیں گھنٹے ساتھ رہنے کی وجہ سے جھگڑے بھی ہوئے۔ خلع کی شرح میں اضافہ ہوا گھریلو تشدد کے واقعات ہوئے معاشی مسائل سے تنگ آکر لوگوں نے خودکشی بھی کی قطع رحمی عام ہوگی لوگوں نے اپنے رشتہ داروں اہل خانہ اور دوست احباب کی خوشی غمی میں شرکت سے اعراض کیا۔ کرونا وبا کے نتیجے میں بعض افراد نے اپنی ذمہ داریاں بہت اچھے طریقے سے سنبھال لی اور بعض افراد نے راہ فرار تلاش کی دوسروں کو تسلی اور ہمت دینے کی بجائے علیحدگی اختیار کی جس کے اثرات نہ صرف بچوں پر پڑے بلکہ ایک خاندان کے دوسرے خاندان سے قطع تعلق کا باعث بنے اس کے علاوہ تکریم انسانیت کا رد اور معاشرہ سے دوری کی شکل میں بھی سامنے آئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے کرونا وبا کے دوران ہونے والے معاشرتی مسائل کو کرونا کے ساتھ کیوں ملا دیا ہے اسلام تو ہر حال میں ہر رشتے کا ادب اور احترام سکھاتا ہے۔اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی ہر شخص کے حقوق و فرائض اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتا دیا۔ حدیث میں ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ أَلاَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[55]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنھما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کا سوال ہو گا (کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے، ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں؟) اور آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی حاکم ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال ہو گا۔ غرضیکہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کا سوال ہو گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے جس کی پیروی کے بغیر نسل انسانی امن و سکون کی حقیقی منزل سے ہمکنار نہیں ہو سکتی انسان اس وقت تک معراج انسانیت حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے حقوق و فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرے جو اللہ تعالی کی مخلوق ہونے اور جماعت کے ایک فرد کی حیثیت سے اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور یہ حقوق و فرائض اس وقت تک انجام نہیں پا سکتے جب تک کوئی صحیح نظام اجتماعی موجود نہ ہو۔[56]

میاں بیوی کے رشتے کی بنیاد محبت الفت پر ہوتی ہے قرآن پاک میں اس رشتے کی غرض و غایت ایک دوسرے سے محبت میں بتائی گئی ہے انسان سکون اس وقت حاصل کرتا ہے جب ایک دوسرے کا احساس دل میں موجود ہو۔ کرونا وائرس کے دوران بہت سی فیملیز جن میں خاوند کرونا وائرس میں مبتلا تھا بیوی نے دور رہ کر اس کا خیال رکھا یعنی ایک علیحدہ کمرے میں اس کو خوراک، ادویات اور ہر چیز فراہم کی فیملی کے دیگر افراد کو اس مرض سے بچایا اس طرح بعض مردوں نے جن کی بیویاں بیمار ہوئیں ان کا خیال رکھا اور حدیث میں آتا ہے کہ:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي[57] .

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے اہل و عیال کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں"

رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کا خیال رکھنے میں ہے مشکل حالت اور بیماری میں اس چیز کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ[58]

اور مردوں پر عورتوں کا حق ہے جیسا کہ مردوں کا عورتوں پر حق ہے معروف طریقے پر اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔

محبت کا اظہار دور رہ کر ایک دوسرے کو چھوئے بغیر بھی ہو سکتا ہے لیکن بعض لوگوں نے ان چیزوں کا خیال نہیں رکھا لاک ڈاؤن کے نتیجے میں بعض لوگوں کو معاشی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ طلاق اللہ کے نزدیک جائز کاموں میں اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہے کرونا وائرس کے دوران طلاق کی شرح میں بھی غیر متوقع اضافہ ہوا۔ کرونا وائرس کے دوران قطع رحمی بھی معاشرے میں نظر آئی لوگوں نے ایک دوسرے سے ملنا جلنا ختم کر دیا۔ قرآن پاک میں ہے کہ:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ[59]

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

اسلام صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اسلام تو بدخواہ رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کا حکم دیتا ہے یہاں تک فرمایا کہ اگر وہ ستر مرتبہ بھی برائی کریں تو تم پھر بھی معاف کر دو اسلام میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو چھ حقوق ہیں ان میں ایک بیمار ہونے کی صورت میں عیادت بھی ہے بیماری کے خوف سے لوگوں نے ایک دوسرے کے گھر میں جانا چھوڑ دیا دوسروں کی خیریت صرف فون پر پوچھنے میں اکتفا کیا۔ اس طرح اسلام کے اپنے شعائر میں وبا کے دنوں میں لوگوں نے اس سے بدل دیا اسلام مصافحہ اور معانقہ کا حکم دیتا ہے وبا کے دنوں میں لوگوں نے کہنیوں کو کہنیوں کے ساتھ ملانے پر اکتفا کیا اللہ فرماتا ہے کہ:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ[60]

بات یہی ہے اور جو شخص اللہ کی نامزد چیزوں کی تعظیم کرتا ہے سو یہ دل کی پرہیز گاری ہے۔

کرونا وبا کے دوران افراد خانہ اس مرض میں مبتلا اہل خانہ کے ساتھ مثبت رویہ اختیار کرنا اہمیت کا حامل ہے تحفظ جان کے لئے اہل خانہ کی فکری اصلاح کا اہتمام پوری طرح کرنا ضروری ہے کیونکہ جب بھی رویے میں کمزوری پیدا ہو گئی تو فرائض کی ادائیگی میں بھی کوتاہی پیدا ہو گی حقوق کی پامالی ہر طرف پھیل جائے گی عموماً مریض کے ساتھ دوسروں نے نفرت انگیز رویہ اپنایا مرض کی وجہ سے طعنے دیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ[61]

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں جو ان رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ لعنت کے مستحق ہیں ان کے لئے آخرت میں برا ٹھکانا ہے۔

کرونا نے ہمیں یہ بتایا کہ اگر بقائے زندگی کی اس جنگ میں ہم نے ایک دوسرے کی مدد نہیں کی تو ہم یہ لڑائی جیت نہیں سکتے کرونا وبا کے نتیجے میں ضروری تھا کہ لوگ دوسرے کے ساتھ اچھا رویہ رکھتے تھے انہوں نے خود غرضی عام کردی جرائم کی کثرت ،اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کے بعد سماجی تعلقات اور سماجی سرگرمیاں ختم ہوتی گئیں۔

نفسیاتی اثرات اور مسائل شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل

وبائی مرض کرونا جہاں دوسرے شعبوں پر اثرانداز ہوئی وہاں اس نے افراد معاشرہ کی ذہنی نفسیاتی صحت کو بھی متاثر کیا لمبے عرصے کا لاک ڈاؤن ، بیماری کا ڈر، عدم یقین کی فضا، مالی مشکلات کا سامنا، افسردگی و اضطراب، نا امیدی، مایوسی، روزمرہ زندگی کا عدم توازن کا شکار ہونا۔

ماہرین نفسیات کی رائے ہے کہ کوئی وبائی مرض ہو یا کوئی قدرتی آفت ہو سیلف آئسولیشن اور تنہائی بچاؤ کا واحد حل ہو تو انسان کا نفسیاتی مریض بننا یقینی ہے۔بچوں کی صحت نفسیاتی طور پر زیادہ متاثر ہوئی ماہرین کے نزدیک نفسیاتی طور پر بچے زیادہ متاثر ہوئے اس عمر میں بچے زیادہ سوشلائزیشن کو پسند کرتے ہیں اگر

ان کو گھروں میں بند کر دیا جائے تو یہ چیز ان کے ذہن پر اثر انداز ہو سکتی ہے اس کے علاوہ سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ میں غیر تصدیق شدہ خبروں کی کثرت نے لوگوں کو نفسیاتی مریض بنا دیا۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ٹیڈ وسل کے مطابق صحت عامہ اور فلاح و بہبود کے لئے اچھی ذہنی صحت ضروری ہے کورونا وائرس نے دنیا بھر میں ذہنی صحت کی خدمات کو اس وقت متاثر کیا جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی رہنماؤں کو دماغی صحت کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لئے آگے بڑھنا چاہیے ۔[62]

مقاصد شریعت میں سے ایک مقصد جان کی حفاظت بھی ہے اگر کسی شخص کی صحت بہتر ہو گی تو اسے فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ دوسروں کے بھی کام آ سکے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک صحت مند ایک بیمار مومن سے بہتر ہے ۔

وبائی امراض کے نتیجہ میں اگرچہ اموات بھی ہوتی ہیں اگر انسان موت کی حقیقت کو کھلے دل کے ساتھ تسلیم کر لے پھر وہ بیمار نہیں ہو سکتا قرآن پاک میں ہے کہ :

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ[63]

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

اسلام کی تعلیمات انسان کو ناامیدی سے بچاتی ہیں ارشاد باری تعالی ہے کہ:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[64]

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اس کے علاوہ ہر طرح کی غیر مصدقہ خبروں سے گریز کرنا چاہیے سورۃ الحجرات میں ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ[65]

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی تحقیق کیا کرو کہیں کسی قوم پر بے خبری سے نہ جا پڑو پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونے لگو۔

جو مریض نفسیاتی مریض بن جائیں ان کے اہل خانہ کا فرض ہے کہ وہ ان کی دل جوئی کریں ان کو بتائیں کہ وہ تنہا نہیں ہے اسلام ہمیشہ اجتماعیت کا درس دیتا ہے یہ اجتماعیت اسلام کی عبادات میں بھی دیکھی جاسکتی اور معاملات میں بھی اسلام رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی اور مل جل کر رہنے کا حکم دیتا ہے لہذا جو شخص کرونا کے نتیجے میں بیمار ہوا ہے اس کی کونسلنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک دفعہ سماجی فاصلہ کے ساتھ رشتہ داروں اور دوستوں سے ملوانے کے لئے لے کر جانا چاہیے اس کے علاوہ کرونا وائرس کے دوران ٹیلی کالنگ یا ٹیلی سائیکاٹری سے مدد اور علاج کروانا چاہیے ایسے مریضوں کو سوشل میڈیا سے دور رکھنا چاہیے۔

تجاویز و سفارشات

زیر تحقیق موضوع کے پیش نظر چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں جن کو عملی شکل دے کر اس کے نقصانات کو بھی کم کیا جاسکتا ہے اور مستقبل میں اگر کوئی وبائی مرض پھوٹ پڑتا ہے تو اس کے لئے بہترین منصوبہ بندی یا لائحہ عمل ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

- وبائی مرض کے دوران ہر شخص کو اپنی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے اہل خانہ کا بھی خیال رکھنا ہو گا حکومت کی بتائی ہوئی ایس او پی ایس پر عمل کرنا ہو گا اپنی صحت کے ساتھ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہو گا افواہوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے مستند ذرائع سے حاصل ہونے والی خبروں کو سننا چاہیے اگر گھر میں کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی صحت کا خیال رکھنا چاہیے اس کے ساتھ اچھوتوں والا سلوک نہیں کرنا چاہیے تا کہ وہ جلد از جلد ٹھیک ہو سکے،
- کرونا وائرس سے پیدا ہونے والے نفسیاتی مسائل کے تدارک کے لیے ایک طرف ہر شخص کو اپنے آپ کو سمجھانا ہے ڈپریشن اور ناامیدی میں مبتلا نہیں ہونا اس کے لیے مریض کے گھر والوں کو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ان کا خیال رکھنا ہے اگر ضرورت پڑے تو ڈاکٹر کو چیک کر والینا چاہیے ایسے نفسیاتی مریضوں کا حکومتی سطح پر فری علاج ہونا چاہئے۔
- آفات سماوی یا وبائی امراض کو اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش اور امتحان سمجھ کر اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے تزکیہ نفس، استغفار اور دعاؤں کو معمول بنانا چاہیے احادیث میں اور

سیرت طیبہ ﷺ سے ہمیں بے شمار دعائیں ملتی ہیں ایس لویس (۱۹۷۸م) ممتاز برطانوی مصنف ہے وہ اپنی کتابA Grief observed میں لکھتا ہے :تکلیف یا درد کی کیفیت کا اثر ہمارے رویوں پر عالمی تناظر میں ہوتا ہے انسان معیشت اور بیماری سے ضرور سبق حاصل کرتا ہے۔

- اسلام انسان کو ہلاکت خودکشی اپنی جان کو نقصان پہنچانا، کسی بیماری کا علاج نہ کروانا اس سے منع کرتا ہے ہر انسان کواپنی جان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ علاج و معالجہ کے لئے جدید تکنیک اورعلاج کرواناچاہئے حکومت کے فرائض میں ہے بیماری سے بچنے کے لئے پیشگی اقدامات کرے حکومت کو وقت سے پہلے ہی رقم اس مقصد کے لئے مختص کر دینی چاہیے تاکہ اس مشکل وقت میں دوسروں سے قرض یا رحم کی اپیل نہ کرنی پڑے۔
- وبائی امراض اور مختلف آفات سماوی کے اسلامی اور سائنسی اسباب، ان سے تحفظ کی تدابیر بعد از وبا مسلمانوں کا رویہ مشکل حالات سے بچنے کے لیے ہدایات ،وبائی امراض اور ماحولیات کا تعلق ،انسان و ماحول کا باہمی تعلق ،پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت، فلسفہ حلال و حرام وغیرہ ان چیزوں کو ٹریننگ کا حصہ بنایا جائے جو طلباء اور اساتذہ کو دی جائیں اور ایسے حالات میں ٹائم مینجمنٹ کس طرح کرنی ہیں تاکہ اساتذہ اور طلباء کی فکری اور علمی تربیت ہو سکے۔
- ہمدردی و اخوت ،جذبہ ایثار و قربانی کو معاشرے میں پروان چڑھا کر مصیبت زدہ رعایا کی امداد اور بحالی کا کام کرسکتا ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود بھوکے ہی کیوں نہ رہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرز عمل بھی ایسا تھا ان کے نزدیک دو افراد کا کھانا تین اور تین افراد کا کھانا چار کے لیے کافی تھا۔ حکومت صاحب حیثیت لوگوں کو اپیل بھی کر سکتی ہے اور ان کو مجبور بھی کر سکتی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے کہ قحط سالی کے دوران ہر گھر میں اہل خانہ کی تعداد کے برابر قحط زدہ افراد کو داخل فرمایا اور کہاکہ آدھی غذا کر دینے سے کوئی شخص نہیں مرے گا حکومت پاکستان نے اگرچہ اپنی استطاعت کے مطابق کام کیا لیکن ان

کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے کام کرتے تو بے شمار گھروں کے چولہے نہ بجھتے اور بھوک کی وجہ سے لوگ خودکشی نہ کرتے۔

- وبائی امراض جب لوگوں کو معاشی لحاظ سے مفلوج کر دیں تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ خزانے کا منہ لوگوں کے لئے کھول دے جس طرح تاریخ اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جب طاعون کی وبا پھیلی تھی تو اپنی عوام کے سامنے مال فئے، مال غنیمت اور بیت المال کو عوام کے لئے کھول دیا بلکہ مزید اعلان کروا دیا کہ اس کے علاوہ بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ لے سکتے ہیں۔ اہل مغرب نے آفات و حادثات سے بچنے کی خاطر اپنے ہاں بیمہ کا نظام جاری کیا ہوا ہے موجودہ دور میں یہ چیز اسلامی ممالک میں بھی مروج ہے اس میں اگر مناسب ترمیم کر کے اسلامی احکام کے مطابق کر لیا جائے تو اسلامی ریاست میں اس تدبیر سے بھی مستقل بنیادوں پر قدرتی آفات اور وباؤں کی صورت میں ہونے والے نقصانات کی تلافی ہوتی رہے گی۔
- کسی ملک میں وبائی امراض کی بڑی وجہ افعال بد کا عام ہونا ہے نبی کریم ﷺ کی روایت ہے کہ جب کسی قوم میں کھلم کھلا بدکاری کرنے لگتی ہے تو ان میں طاعون جیسی بیماری ہو جاتی ہیں جو ان سے قبل لوگوں میں نہیں تھی عصر حاضر میں وبائی مرض آزمائش کے ساتھ ساتھ عذاب بھی ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں اخلاقی اور ذہنی آلودگی عام ہے انفرادی اور حکومتی سطح پر ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ قبل اس کے وبائی امراض پھوٹ پڑیں اور ریاست کا نظام زندگی ہی غیر متوازن ہو جائے نیکی کا حکم دینا چاہئے اور بدی سے روکنا چاہیے۔

خلاصہ بحث

وبائی امراض کے خاتمے کے لیے ہمیں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا ہو گا توبۃ النصوح کرنی ہو گی دین اسلام کی اصل روح کو سمجھنا ہو گا ہمیں زندگی میں بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ خود احتسابی بھی لے کر آنی ہو گی ماضی کی غلطیوں سے سیکھنا ہو گا کیوں کہ حدیث میں ہے مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا ایک نا نظر آنے والے وائرس نے ہمیں بتایا کہ ہمیں غیر فطری زندگی گزارنے سے گریز کرنا ہے میری زندگی اور میری

مرضی کے اصول کی بجائے اللہ کا مقرر کیا ہوا قاعدہ میری کائنات اور میری مرضی کا اصول چلنا ہے دنیا کو وبائی امراض سے بچانے کے لیے اپنے حصے کا کردار ادا کرنا ہو گا اللہ تعالی نے قرآن پاک میں جگہ جگہ غور و فکر کی تلقین کی ہے امت مسلمہ بھی دنیا کو بہتر اور منظم بنانے کا کام کرنا ہو گا اسے بھی دنیا میں کرونا وائرس کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سے وائرس ختم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے سے فحاشی، بد اخلاقی اور رزائل اخلاق کے وائرس ختم کرنے ہیں ہمیں "وطن عزیز پاکستان" کو مضبوط اور پائیدار بنانے کے ساتھ ساتھ دنیا کو بہتر بنانے کی منظم کوشش کرنا ہو گی۔

مصادر و مراجع

---

[1] ابن منظور، افریقی ابو الفضل محمد بن مکرم، لسان العرب، فصل العین مطبعہ دار صادر بیروت، ۱/۳۲۱

Ibn Manzoor, Afreqi Abu al Fazal Muhammad bin mukaram, lisan al arab, fasal al aein, matbah Dar sadar beroot 321/1

[2] زبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس من جواہر القاموس، ۳/۴۰۳

Zabedi, Muhammad murtaza, Taj al aroos min jwahir al qamoos, 403/3

[3] یوسف القرضاوی، ڈاکٹر ،مترجم :محمد طفیل انصاری، اسلامی نظام کے قیام کا راستہ، مطبوعہ ادارہ دارالعلوم اسلامیہ ،لاہور، ص: ۱۰

Yousaf Al Qarzavi, Doctor, mutarjam: Muhammad Tufail Ansari, Islami nizam ky qayam ka rasta,matboa adara dar al aloom islamia, Lahore, 10

[4] Arnold j. Toynbee A study of history, abridgement of volumers i-iv by D.C Somervell, oxford university press, 1947,p:15

[5] الانبیا،۲۱:۹۲

Al anbiya, 92:21

[6] قطب شہید سید، اسلامی نظریہ کی خصوصیات اور اصول ،سید شہید احمد ،اسلامک پبلشرز ۱۹۸۲،ص:۹

Kutab shaheed sayed, islami nazriya ki kasoosiyat aur asool, sayed shaheed Ahmad,Islamic publisherz, 1982,9

[7] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی اردو بازار،۱۹۸۶،ص:۶۰۷

Khursheed Ahmad, islami nazriya hayat, shuba tasnef o taleef o tajuma Karachi university urdu bazaar, 1986, 607

8 ابن خلدون، ابوزید عبدالرحمن بن محمد بن محمد، مقدمہ ابن خلدون ،(مترجم مولانا راغب رحمانی) نفیس اکیڈمی ، دسمبر ۲۰۰۰،ص ۱۴۲

Ibn Khaldon ,abu zeed Abdul Rehman bin Muhammad bin Muhammad, muqadma ibn khaldon (mutarjam: molana ragab rahmani) nafees academy, December 2000,142

9 دہلوی، سید احمد، مولوی (۱۹۱۸۔۱۲۳۲) فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ لاہور، طبع دوم جولائی ۱۹۸۷، ص:۶۴۵

dehalvi, syed Ahmed , molvi (1918-1232) Farhang Asfia , urdu science board Lahore , taba doum July 1987,645

10 A.S.Homby,oxford advance leamer's dictionary of current English ed.Jonathan crowther(oxford university press 1995)p:387

11 J.N.Hays,epidemics and pandemics: their impact on human history(santa Barbara:ABC.CLIO,2006)xi

12 World health organization accessed 27 march.2020 http://www.

13 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المرضیٰ، باب من دعا یرفع الوباء والحمی، رقم الحدیث:۵۶۷۷

bukhari, الجامع الصحیح, kitaab المرضی, baab mann dua یرفع الوباء والحمی, raqam al-hadith

J.N hags Epidemic and pandemics their infects on human history ,santa Barbara ABC. 14 Co110,2005

15 البقرۃ،۲:۱۵۶،۱۵۵

Al Baqarah,2:155-156

16 البلد،۹۰:۴

Al Balad,90:4

17 الانبیاء،۲۱:۳۵

Al anbiya,21:35

[18] البقرۃ،۲:۵۹

Al Baqarah,2:59

[19] ابو جعفر طبری ،امام جامع البیان، دارالفکر بیروت ،۱۴۱۵ھ،ج،۱،ص:۴۳۵

[20] الروم،۳۰:۴۱

Ar Rum,30:41

[21] آلوسی، شہاب الدین السید محمود، روح المعانی تفسیر القرآن العظیم، طبع ثانی، ادارۃالطباعۃ المنیریہ واحیاءالتراث، العربی بیروت لبنان،س۔ن،ج،۴،ص:۴۸

aloosi, Shahab Aldeen alsid Mahmood , rooh almaani Tafseer al quran alazim, taba sani, idaara al tabah almuniriah wa ahya al tras, alarbi bairout Lebanon , j,4,s:48

[22] المائدہ،۵:۳۲

Al Ma'idah,5:32

[23] الاسراء،۱۷:۸۲

Bani Isr'il,17:82

[24] الشعراء،۲۶:۸۰

Ash Shu'ara,26:80

[25] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الرقائق، باب فی الامل وبولہ۔۔۔۔۔رقم الحدیث:۶۵۵۴،ج،۵،ص۲۳۵۹

khari, Mohammad ban ismael bukhari, al jamia al sahih, kitaab al rqaeq, baab fi al amal wa bulah. .. .. raqam al-hadith :6554,j,5,s:2359

[26] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، الجامع کتاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ، باب فِي تَمْثِيلِ طُولِ الأَمَلِ وَازْدِيَادِ حِرْصِ الْمَرْءِ كُلِّهَا هَرَمٌ وَوُقُوعِهِ فِي الْهَرَمِ آخِرِ الأَمرِ، رقم الحدیث:۲۴۵۶،ج،۴،ص:۲۳۶

tirmizi, abbu eesa Mohammad ban eesa, al jame kitaab sift al qayamat, baab fi Tamseel tole aakhir al amar, raqam al-hadith : 2456 j, 4, s : 236waz diyad hiras al mre kuliha .....al amal

[27] صحیح مسلم، محمد بن حجاج قشیری نیشاپوری ،کتاب الاسلام، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ ونحوھا، رقم الحدیث :۵۷۷۲

sahih muslim, Mohammad ban Hajjaj qasheri nisha pori, kitaab al – islam, baab al taon wa altaerat wa al khatah wa nakhuha, raqam al-hadith:5772

[28] الترمذی، سنن ترمذی، ابواب الطب، باب ماجاء فی الدوا والحث علیہ، ج،۴، ص:۳۸۳، رقم الحدیث:۲۰۳۸

Al tirmazi, sunan tirmizi, abwab al tib, baab maja fi al dwa al has alaihi, j, 4, s : 383, raqam al-hadith:2038

[29] القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ لا الا انزل لہ شفاء، ج،۲، ص:۱۳۷، رقم الحدیث :۳۴۳۷

Al Qroni, sunan Ibn maja, kitaab al tib, baab ma anzal Allah laa ila anzal lah Shifa , j, 2, s : 137, raqam al-hadith:3437

[30] صحیح مسلم، کتاب الفتن والشرعیۃ الساعۃ، باب نزول الفتن کمواقع القطر، ج،۸، رقم الحدیث:۷۴۲۹

sahih muslim, kitaab al fitan wa al shariat al sa'at baab nuzool al fitan kmwaqae al qatar, j, 8, raqam al-hadith:7429

[31] محمد بن عیسی، سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ج،۴، رقم الحدیث:۲۴۰۶، ص:۶۰۵

Mohammad bin eesa, sunan tirmizi, kitaab al zahad, baab maja fi hifz allsan, j,4, raqam al-hadith : 2406, s:605

[32] البقرۃ،۲:۱۱۴

Al Baqarah,2:114

[33] الرازی، محمد بن عمر بن حسن، مفاتیح الغیب، تفسیر الکبیر، ج،۴دار احیاء التراث العربی بیروت ،۱۴۲۰ھ، ص: ۱۲

Mohammad ban Umar ban husn, mufatih al gaeb, Tafseer al kaber, j,4 ,dar ahya al tras alarbi bairout,1420,s:12

[34] ابن حنبل، احمد بن حنبل، مسند، مؤسسۃ الرسالہ ،بیروت ۱۴۲۹ھ، رقم الحدیث :۵۸۱، ج،۲، ص:۲۰

Ibn Hanbal , Ahmed ban Hanbal , masnad, mossh al risalah, bairout 1429, raqam al-hadith:581,s:20

[35] مسلم، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الصلوات فی الرجال فی المطر، رقم الحدیث:۱۶۳۲

muslim, sahih muslim, kitaab salat al musafiren, baab al salawat fi alrjal fi al matar, raqam al-hadith:1632

[36] البقرۃ،۲:۲۸۶

Al Baqarah,2:286

[37] ابو داود، السنن، کتاب الصلوۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ج،۱، ص:۴۱۳، رقم الحدیث:۵۵۱

abbu dawd, Al Sunan, kitaab Al salat, baab al tashdeed fi tark al bajagat, j, 1, s : 413, raqam al-hadith:551

[38] Encyclopedia of Social Sciences p : 168

[39] Urduvoa.com retrieved date 2 january,2021

[40] النساء،۴:۲۹

Al-Nisa,4:29

[41] الطلاق،۶۵:۳

At-Talaq

[42] طہٰ،۲۰:۱۲۴

Ta Ha,20:124

[43] التوبۃ،۹:۶

At-Taubah

[44] http://www dawn news/ 1123453 accessed on 22th march 2021 at 6pm

[45] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب الادب، دارالقلم دمشق بیروت، ۱۴۰۱ھ، رقم الحدیث:۳۶۵۹

bukhari, abbu abdullah Mohammad ban ismael, AL jame Al sahih, baab aladb, Dar Al qalam Dimashq bairout, 1401, raqam al-hadith:3659

[46] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونیورسٹی کراچی، ۱۹۸۸، ص:۴۳۰

Khurshid Ahmed , islami nazriya hayaat, shoba tasneef o taleef o tarjuma, Karachi university Karachi , 1988, s:430

[47] ایضاً، ص:۴۳۲

Ibid,432

[48] علوی خالد، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، ص۳۷۷

alvi Khalid , dr, islam ka masharti nizaam, s:377

[49] محمد اعظم، چوہدری، پرویز ڈاکٹر، بین الاقوامی تعلقات، ص: ۷۴

Mohammad Azam , chohadry, Parvez dr, bain al aqwami taluqaat, s:74

50 البقرۃ،۲:۱۹۵

Al-Baqarah,2:195

https://www.,sbp org.pk/urdu/corona.orpaccessed on 22th march 2022 at 7pm[51]

52 النمل،۲۷:۱۸

An-Naml,27:18

53 حافظ عبدالسلام، تفسیر القرآن الکریم،سورہ نمل، آیت ۲۷

Hafiz abdusalam, Tafseer al quran alkrim, surah Namal, aayat,27

54 ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، مکتبہ دار الکتب السفیہ،۱۹۴۰،ج،۱،ص:۱۰۶

Ibn abad Al Bir ,al istiab fi marfat al ashab , maktaba daar al kutbal safiyah1940,j,1,s:106

55 صحیح مسلم،باب: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہِ،رقم الحدیث۱۲۰۱

sahih muslim, Baab :kulokum rai wa kulokum masool un raiyatih , raqam al-hadith:1201

56 حفظ الرحمن ،سیوہاروی ،اسلام کا اقتصادی نظام ،ادارہ اسلامیات لاہور،۱۹۸۴،ص:۸۷

hifz Al Rehman , seo harvi, islam ka iqtisadi nizaam, idaara aslamyat Lahore , 1984, s:87

57 سنن ابن ماجہ،امام ابن ماجہ، رقم الحدیث:۱۹۷۷

sunan Ibn maja, imam Ibn maja, raqam al-hadith:1977

58 البقرۃ،۲:۲۲۸

Al-Baqarah,2:228

59 النساء۴:۳۶

An-Nisa,4:36

60 الحج،۲۲:۳۲

Al-Hajj,22:32

61 الرعد،۱۳:۲۵

Ar-Ra'd,13:25

Urdu news.com[62]

[63] آل عمران ۳:۱۸۵

Aal-e-imran,3:185

[64] الزمر، ۳۹:۵۳

Az-Zumar,39:53

[65] الحجرات، ۴۹:۶

Al-Hujurat,49:6